126549 ـ ايك بار طلاق دے كر رجوع كر ليا اور عدت ميں دو بار طلاق دى

سوال

ميرى ايك سہيلى كو اسكے خاوند نے موبائل ميسج كے ذريعہ ايك طلاق دى، اس كے بعد ايك رشتہ دار نے اس سے رابطہ كيا تا كہ اس سے مشكل دريافت كر سكے كہ كس بنا پر اسے طلاق دى ہے تو خاوند اور غصہ ميں آ گيا اور كہنے لگا اسے دوسرى اور تيسرى بھى طلاق.
يہ علم ميں رہے كہ اس نے يہ سب كچھ عقل و ہوش ميں رہتے ہوئے كيا، اور اس كے بعد ٹيلى فون كر كے كہنے لگا ميں بيوى سے رجوع كرنا چاہتا ہوں، ليكن اسے كہا گيا كہ اب كوئى موقع نہيں رہا كيونكہ اس نے تين طلاقيں دے دى ہيں.
اس ان دونوں خاوند اور بيوى كا آپس ميں رجوع كرنا اور بھى ضرورى ہو گيا ہے كيونكہ طلاق كے وقت بيوى تقريبا سات ماہ كى حاملہ تھى، اور اب بچے كى ولادت ہو چكى ہے، كيا يہ تين طلاق شمار ہونگى يا كہ ايك طلاق مانى جائيگى ؟
اور كيا اس كے ليے رجوع كا امكان پايا جاتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

فقہاء كرام كا اختلاف ہے كہ اگر ايك ہى بار دو يا تين طلاق دى جائيں تو وہ كتنى طلاق شمار ہونگى، راجح يہى ہے كہ وہ ايك ہى طلاق شمار ہوگى، چاہے اس نے ايك كلمہ ميں طلاق دى ہو يعنى كہا ہو: تجھے تين طلاق " يا پھر اس نے عليحدہ عليحدہ طلاق كے الفاظ بولے ہوں يعنى تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق، يا پھر جيسا كہ سوال ميں ہے: اسے دوسرى اور تيسرى طلاق، شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے يہى اختيار كيا ہے، اور شيخ سعدى رحمہ اللہ اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ نے اسے راجح قرار ديا ہے.

انہوں نے صحيح مسلم كى درج ذيل حديث سے استدلال كيا ہے.

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور اور ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہ كى خلافت اور عمر فاروق رضى اللہ تعالى عنہ كے دور خلافت ميں دو برس تك تين طلاقوں كو ايك ہى شمار كيا جاتا رہا.

عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ فرمانے لگے: لوگ طلاق میں معاملہ میں جلدی بازی کا مظاہرہ کر رہے ہیں جس میں ان کے لیے مہلت و انتظار تھا، اگر ہم ان پر اسے لاگو کردیں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسے ان پر لاگو کر دیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1472).

ان علماء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے کہ طلاق رجوع یا پھر عقد نکاح کے بعد واقع ہوتی ہے، اس لیے جس نے بھی اپنی بیوی کو ایك دن طلاق دی اور پھر پہلی طلاق کی عدت میں ہی دوبارہ طلاق دی تو دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ان سب مسائل میں راجح قول یہی ہے کہ: تین طلاق بالکل نہیں ہیں، لیکن تین طلاق اس وقت ہونگی یا تو ان کے مابین رجوع یا پھر عقد ہو، وگرنہ تین طلاق واقع نہیں ہونگی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا اختیار یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 94).

اس بنا پر جب خاوند نے دوسری اور تیسری طلاق پہلی طلاق کی عدت میں دی جس میں اس نے اپنی بیوی سے رجوع نہیں کیا تو پہلی طلاق ہی واقع ہوگی دوسری اور تیسری طلاق واقع نہیں ہوئی.

اور خاوند کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنی بیوی سے عدت کے اندر اندر رجوع کر لے، لیکن وضع حمل کی وجہ سے عدت گزر چکی ہے اس لیے اب وہ نئے مہراور ولی اور گواہوں کی موجودگی میں نیا نکاح کر سکتا ہے، اور پہلی طلاق شمار ہو گی اور نیا نکاح کر لینے کی صورت میں بھی اس کے لیے باقی دو طلاقوں کا حق رہےگا.

واللہ اعلم .